محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

سنن ابی داؤد اور جامع ترمذی کی ایک حدیث کے چند الفاظ میں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات نہایت عمدگی سے بیان کی گئی ہیں۔ جابر بن سُلیمؓ کہتے ہیں، میں مدینہ منورہ آیا تو وہاں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ ان کی ہر بات پوری توجہ اور انہماک سے سنتے ہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں، سب اس کو مانتے ہیں، میں نے پوچھا، یہ کون شخص ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ اللہ کے رسول ہیں، (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ میں یہ سن کر ان کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اس سے آگے حدیث کے اصل الفاظ پڑھیے :

قلت انت رسول اللہ؟ فقال انا رسول اللہ الذی ان اصابك ضر فدعوته کشفه عنك، وان اصابك عام سنة فدعوته انبتها لك، واذا کنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته ردها علیك۔ قلت اعھد الیّ، قال لا تسبن احدًا۔ قال فما سببت بعدہ حرًا ولا عبدًا ولا بعیرًا ولا شاةً، قال ولا تحقرن شیئًا من المعروف، وان تکلم اخاك وانت منبسط الیه وجھك، ان ذلك من المعروف، وارفع ازارك الی نصف الساق، فان ابیت فالی الکعبین، وایاك و اسبال الازار، فانھا من المخیلة وان اللہ لا یحب المخیلة وان امرؤ شتمك وعیرك بما لا یعلم فیك، فلا تعیرہ بما تعلم فیه، فانما وبال ذلك علیه۔

میں نے آپؐ سے عرض کیا، کیا آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، میں اس اللہ کا رسول ہوں کہ اگر تمھیں کوئی تکلیف پہنچے اور تم اس سے دعا مانگو تو وہ تکلیف تم سے دور کر دے اور اگر تم قحط سالی میں مبتلا ہو جاؤ اور اس سے دعا مانگو تو وہ تمھارے لیے قحط زدہ زمین کو سبزہ زار بنا دے، اور اگر تم کسی جنگل یا بیابان میں ہو اور تمھاری سواری تم سے گم ہو جائے، پھر تم اس سے دعا مانگو تو وہ تمھاری سواری تم کو عطا کر دے۔ میں یہ سن کر آنحضرتؐ سے عرض گزار ہوا کہ مجھے آپ کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا، کسی کو کبھی گالی نہ دو، (جابر بن سُلیمؓ کہتے ہیں، آنحضرتؐ کے اس فرمان کے بعد نہ میں نے کسی آزاد انسان کو گالی دی اور نہ غلام کو، نہ کسی بکری کو اور نہ اونٹ کو۔ آپ نے فرمایا (ایک بات اور سنو!) کسی اچھی بات کو حقیر مت جانو، اور اپنے مسلمان

بھائی سے بات کرو تو کشادہ روئی سے کرو۔ اس لیے کہ یہ بھی ایک نیک کام ہے — اور (دیکھو!) اپنا تہہ بند آدھی پنڈلی تک رکھو، اگر یہ منظور نہ ہو تو ٹخنوں تک رکھو۔ ٹخنوں سے نیچے تہہ بند لٹکانے کی خصلت تکبر ہے، اور اللہ تعالیٰ کو تکبر بہت ہی ناپسند ہے۔ اور (سنو!) اگر تمھیں کوئی شخص گالی دے یا بُرا کہے اور تمھیں ایسے عیب کی عار دلائے جو تم میں نہیں ہے، تو تم اس عیب کی عار اس کو مت دلاؤ، جو اس میں پایا جاتا ہے۔ (اگر تم صبر سے کام لوگے اور اس کے جواب میں خاموش رہو گے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تمھیں اس کا ثواب ملے گا اور) اس کی حرکت کا وبال اُلٹا اسی پر پڑے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نہایت پاکیزہ اور انتہائی سادہ ہیں۔ آپ کا طریقِ تبلیغ اور اسلوب دعوت بے حد عام فہم اور آسان ہے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ بدرجہ غایت جاذب اور باعثِ کشش بھی۔! حضور جو کچھ ارشاد فرماتے، لوگوں کے دلوں میں اترتا جاتا اور ان کے قلب وضمیر کی اندرونی تہوں میں گھر کر لیتا۔ آپ کے ارشاداتِ گرامی چوں کہ لوگوں کے مزاج اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہیں، اس لیے صحت مند فکر وخیال کے حاملین کو نہ صرف ان سے جرأتِ انکار نہ ہوتی بلکہ وہ انھیں اپنی زندگی کا ہمیشہ کے لیے معمول بنا لیتے اور ان پر عمل کی دیواریں استوار کرنا ضروری قرار دیتے۔ حتیٰ کہ آپ کے مخالفین اور اسلام سے ناآشنا لوگ بھی فوراً متاثر ہو جاتے اور اسے قبول کرنے پر مجبور ہو جاتے۔ اس دور میں بھی صورتِ حال یہی ہے۔ بشرطیکہ طبیعت میں صفائی، قلب میں پاکیزگی اور باطن میں اچھائی اور بھلائی کا جذبہ کارفرما ہو۔

اس قسم کے نیک طینت اور بہتر خصلت لوگ اپنے آپ کو اسلام کے حوالے کر دیتے ہیں اور مجبور ہو جاتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات کو سمجھیں اور ان پر عمل پیرا ہوں۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان تعلیمات اور احکام و اوامر میں بنیادی خوبی یہ ہے کہ تکلفات سے پاک اور تصنع سے مبرا ہیں اور انسانی فطرت کے عین مطابق۔! جابر بن سُلَیم کا یہ واقعہ اس پر شاہد ہے اور اسلام کی بہترین تعلیمات پر مشتمل۔!!